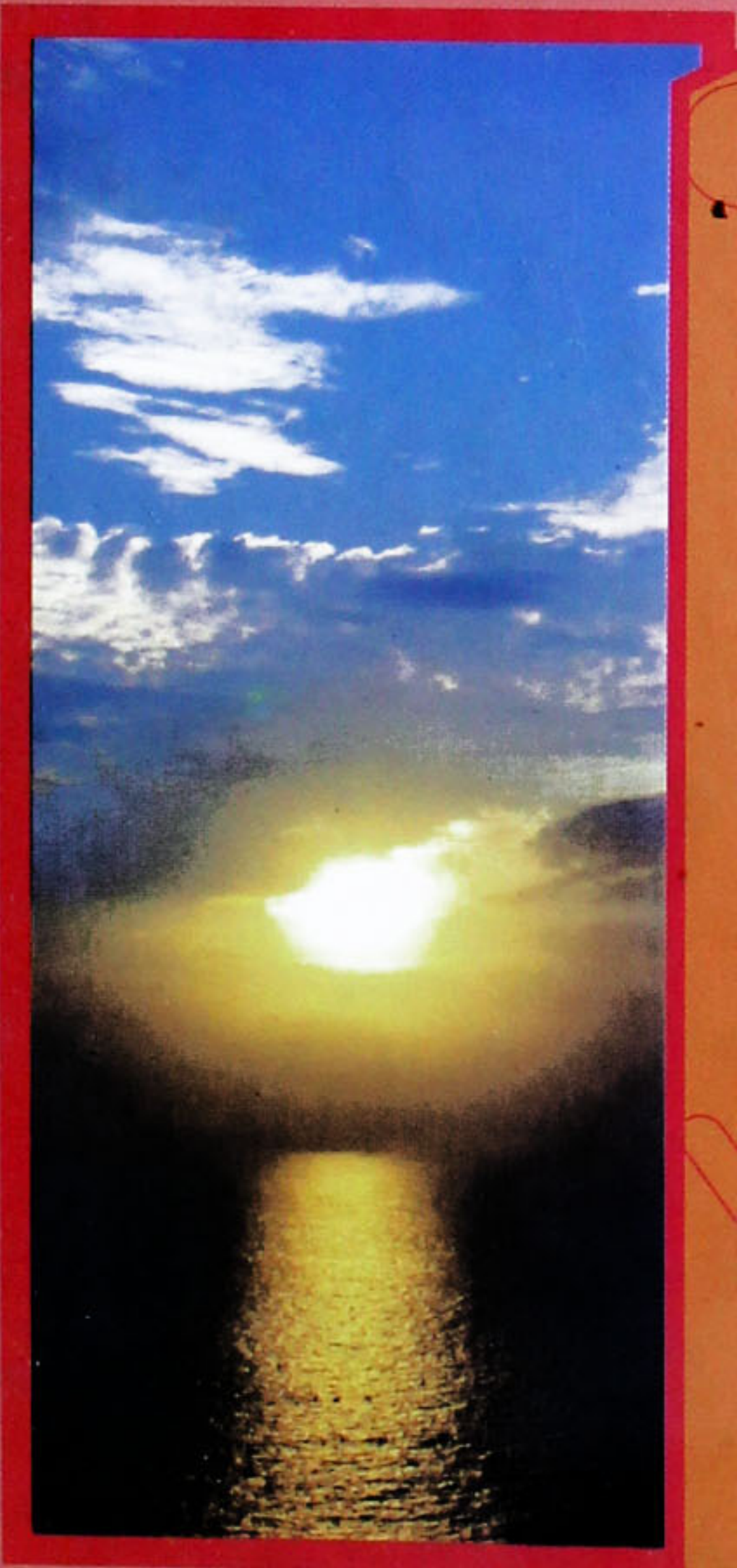


جبر موسم کے عذاب



محسراقبال نجمی

جبر موسیٰ کے عذاب

نظمیں

صدر اقبال نجفی



فروع ادب اکادمی

لاہور — گوجرانوالہ — اسلام آباد

خوبصورت، معیاری اور

دیدہ زیب کتابوں کا اہم مرکز

F . A . A

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : جبر موسم کے مذاہب

مصنف : محمد اقبال نجفی

سال اشاعت : ۲۰۰۹ء

تعداد : ۵۰۰

قیمت : روپے

کمپوزنگ : سجاد کمپوزنگ سنٹر

ناشر : فروغ ادب اکادمی

۸۸۔ بی، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ

فون: ۰۵۵-۳۲۵۱۶۰۳

انتساب

معصوم شہیدوں کے نام

فہرست

☆ محبت سیکھ لو تم بھی -- 9

☆ آنکھیں لہو لہو ہیں، دل رو رہا ہے میرا -- 13

☆ شہید رو میں -- 15

☆ انسانیت کے دشمن -- 16

☆ سرزمینِ عراق -- 17

☆ چلے آؤ سر پر کفن باندھ کر تم -- 18

☆ دعا -- 20

☆ یہ کون ہے -- 21

☆ تو کیا ہجرت ضروری ہو گئی ہے -- 22

☆ ہم لوگ -- 23

☆ امنِ عالم کے سفیروں سے -- 25

☆ تم دیکھ کیا ہے ہو -- 27

☆ شام بے کسی -- 29

☆ عقل اور جنوں -- 31

☆ جنگ جاری رہی -- 33

☆ سوچ کا زاویہ -- 35

☆ فریبی -- 37

☆ ہم زندہ ہیں -- 39

☆ بدلے سماج جھوٹا -- 41

☆ التجا -- 43

☆ پیامبر -- 45

☆ بھوک -- 47

☆ قائدِ اعظم کے حضور -- 48

- ☆ وقت ہے وہ عذاب لحوں کا۔۔ 49
- ☆ فوجی نظام۔۔ 51
- ☆ وقت کی آواز۔۔ 53
- ☆ حاجی کیپوں میں آگ۔۔ 55
- ☆ امانت۔۔ 57
- ☆ کورٹ، کچھری، تھانے۔۔ 59
- ☆ دو شعر۔۔ 60
- ☆ ہیروئن فروش۔۔ 61
- ☆ اور درخت کٹ گیا۔۔ 64
- ☆ ایک شخص۔۔ 65
- ☆ سوچنے۔۔ 67
- ☆ وقت۔۔ 68
- ☆ آرٹ گیلری۔۔ 69
- ☆ پچھتاوا۔۔ 72
- ☆ وہ عشق کہاں سے لاؤ گے۔۔ 73
- ☆ مرادوش کیا ہے۔۔ 75
- ☆ کتنے چراغ بجھ گئے۔۔ 77
- ☆ ہانگیو۔۔ 79
- ☆ پرچم کشائی۔۔ 81
- ☆ ابھی تو۔۔ 83
- ☆ پنڈولم۔۔ 85
- ☆ مایے۔۔ 87
- ☆ اے خدا۔۔ 89
- ☆ پنجابی نظماں۔۔ 91.112

☆☆☆

محبت سیکھ لو تم بھی

تمہیں اک بات کہتا ہوں
 تمہارے کام آئے گی
 ملے گی عافیت تم کو
 محبت کرنے والوں سے
 محبت سیکھ لو تم بھی
 محبت اک شجر ہے جو گھنیری چھاؤں دیتا ہے
 کوئی بازی بھی تم کھیلو
 اگر تم جیتنا چاہو
 محبت کام آئے گی
 محبت جیت جاتی ہے
 محبت میں کبھی کوئی نہیں ہارا
 محبت کرنے والوں سے، محبت سیکھ لو تم بھی
 تمہارے کام آئے گی
 محبت اک ستارہ ہے
 چمکتا ہے جو آنکھوں میں

محبت پھول ہے ایسا جو خوشبو چھوڑ جاتا ہے
 ہمیں مسحور کرتا ہے
 محبت مسکراہٹ ہے بکھرتی ہے جو ہونٹوں پر
 محبت ایک نغمہ ہے دلوں میں گونج ہے جس کی
 محبت ذات ہے ایسی مسیحا جی جو کرتی ہے
 محبت خواب ہے ایسا کہ اس کو دیکھ کر ہم نے سنورنا ہے
 نکھرنا ہے

محبت ایک وعدہ ہے جو اپنے دل سے کرنا ہے
 محبت کرنے والوں سے، محبت سیکھ لو تم بھی،
 تمہارے کام آئے گی
 تمہیں کچھ پیار کی دستک کا اندازہ نہیں ہے اب
 اگر تم پیار کے جذبے، اگر تم پیار کی حرمت
 اگر تم پیار کی طاقت، اگر تم پیار کی خوشبو
 اگر تم پیار کے بارے میں سب کچھ جاننا چاہو
 محبت کرنے والوں سے، محبت سیکھ لو تم بھی
 محبت ایسا موسم ہے، خزاں جس میں نہیں ہوتی
 محبت وہ اجالا ہے دلوں میں رنگ جو بھر دے
 محبت یاد ہے ایسی خوشی کے ساز بجاتے ہیں، سدا جس میں

محبت جہد ہے ایسا، سدا زندہ جو رکھتا ہے
 محبت دنیا داری سے علیحدہ ایک رستہ ہے
 محبت اک بھروسہ ہے
 محبت اک رفاقت ہے
 محبت ایک آنچل ہے
 محبت ایک چادر ہے
 محبت کے جزیرے پر وفا کا رقص ہوتا ہے
 محبت ضبط کا موسم
 محبت آئینہ خانہ
 محبت بارشِ گریہ
 محبت پیار کی دستک
 محبت چاند کی خواہش
 محبت میں عجب حسنِ توازن ہے
 محبت میں نئے امکان کا درواہی رہتا ہے
 محبت سیکھ لو تم بھی، تمہارے کام آئے گی
 محبت اک ریاضت ہے
 محبت ایک مشعل ہے
 محبت اک دریچہ ہے

محبت اک خزانہ ہے، لٹانے کے لیے ہے جو
 محبت اک روایت ہے، بڑھانے کے لیے ہے جو
 محبت اک گواہی ہے
 محبت دھوپ ہے اُجلی
 محبت ہے دھنک بکھری
 محبت ترجمانی ہے اناؤں کی
 محبت حکمرانی ہے وفاؤں کی
 محبت کے سفیروں کو سبھی سے پیار ہوتا ہے
 محبت کے اسیروں کا دلوں پر وار ہوتا ہے
 محبت کرنے والوں سے، محبت سیکھ لو تم بھی
 تمہارے کام آئے گی

☆☆☆

آنکھیں اہولہو ہیں، دل رورہا ہے میرا

یہ ظلم کے مناظر
دیکھیں گی آنکھیں کب تک
آنکھیں اہولہو ہیں
دل رورہا ہے میرا
انسان کی تباہی، انسان کر رہا ہے
طاقت کا زعم کیسے یہ سانپ جن رہا ہے
یہ ظلم کرنے والے
مردہ ضمیر سارے
زندہ انہیں کہوں میں
زندہ انہیں لکھوں میں
مجھ سے نہ ہو سکے گا

ظالم کا ساتھ دے کر
 میں کیسے جی سکوں گا؟
 اب بھی جو جی رہا ہوں
 اک زہر پی رہا ہوں
 میں جی رہا ہوں لیکن
 جینا ہے ایسے نجی
 آنکھیں ابھولہو ہیں، دل رو رہا ہے میرا
 ☆☆☆

شہید روحمیں

زمیں پھٹی اور پتھروں کے عذاب اترے، مگر نہ سمجھے
 سحاب برسے تو پانیوں کے عذاب گزرے، مگر نہ سمجھے
 ہماری اب بھی وہی ہیں سوچیں
 وہی ہیں گنہگار، وہی ہیں شامیں
 وہ بے حس ہے
 منافقت کی ڈگر پہ چلتے تھے، چل رہے ہیں
 سمجھ رہے ہیں، نہ سوچتے ہیں
 یہ حرم دولت، یہ خود فریبی، یہ جھوٹ، دھوکا
 ہمارے خوں میں رچا بسا ہے
 ہمیں ہے فرصت نہ سوچنے کی، نہ دیکھنے کی
 نہ جانچنے کی
 یہ حکمراں بھی سزا کی صورت ہمارے سر پر ہوئے مسلط
 ہمارے بچوں کا خوں بہا کر
 یہ قتل گاہیں سجا رہے ہیں
 شہید روحمیں سوال کرتی ہیں آج ہم سے
 ہمارے خوں کا حساب دو گے، تو کس طرح سے

☆☆☆

انسانیت کے دشمن

یہ جنگی، جنونی، یہ قاتل، یہ وحشی
 لہو ابنِ آدم کا کب تک پیئیں گے
 یہ انسانیت کے جو دشمن بنے ہیں
 درندوں کی صورت

یہاں دندناتے ہوئے پھر رہے ہیں
 لہو ابنِ آدم کا کب تک پیئیں گے
 یہ جنگی، جنونی، یہ قاتل، یہ وحشی

یہ معصوم جانوں، یہ بچوں، یہ بوڑھوں پہ بارشِ بموں کی
 یہ کیوں کر رہے ہیں
 بتاؤ یہ مجھ کو اے دنیا کے لوگو!

یہ شیطان کے چیلے
 یہ حرص و ہوا کی جہنم کے قیدی
 لہو ابنِ آدم کا کب تک پیئیں گے
 یہ جنگی، جنونی، یہ قاتل، یہ وحشی

☆☆☆

سرزمینِ عراق

یہ بنیوں، یہ ولیوں، صحابہ کا مسکن
یہاں کے سبھی شہر کتنے ہیں اچھے
بہت پیارے پیارے
نجف، کربلا اور بغداد، جیسے
مرے دل میں جن کی محبت بسی ہے
مرے پیارے لوگوں کی یہ سرزمین ہے
اسی سرزمین پر، ہوئے حملہ آور
یہ ٹوٹی، یہ بٹ بٹ بھی، ہلا کو کی صورت
یہ معصوم جانوں کے قاتل بنے ہیں
یہ ظالم، لٹیرے، یہ وحشی، درندے
یہ انجام اپنے سے جو بے خبر ہیں
بتا دو انہیں کہ جہنم کا ایندھن
بنیں گے، بنیں گے
یہ جلدی بنیں گے

☆☆☆

چلے آؤ سر پر کفن باندھ کر تم

اگر تم ہو کرتے، محبت کا دعویٰ

تو میری تباہی پہ خاموش کیوں ہو

مجھے اب تمہاری ضرورت پڑی ہے

کیا سوچتے ہو

چلے آؤ سر پر کفن باندھ کر تم

☆

بلائی ہے مجھ کو ز میں وہ ہی پیاری

جہاں میرے پیارے سبھی سو رہے ہیں

محبت جو مجھ سے تقاضا ہے کرتی

میں پورا کروں گا، میں پورا کروں گا

میں اپنے لہو کا اب اک ایک قطرہ نچھا اور کروں گا
 یہ پیاروں کی پیاری زمیں سے ہے وعدہ
 ترے دشمنوں کی تباہی تلک میں
 کفن سر پہ باندھے ہی رکھوں گا اب تو
 انہیں روند ڈانوں گا دیکھے گی دنیا
 میں ان کے ارادوں کو ناکام کرنے
 کفن سر پہ باندھے
 چلا آ رہا ہوں
 چلا آ رہا ہوں

☆☆☆

دعا

مرے مولا
 محبت کے بھی کچھ منظر دکھا مجھ کو
 بنا دے اپنی دنیا کو، وفا کا اک حسین پیکر
 بدل دے اس کا اب نقشہ
 دکھوں کا اک جہنم ہے، تری دنیا
 الاؤ کتنے دہکائے، جہاں سرمایہ داروں نے
 وڈیروں نے کیا ہے اپنے قبضے میں
 تری دنیا
 جہاں بے آبرو ہو کر، جنیں ہیں لوگ کتنے ہی
 صدائیں ہیں جہاں پتھر
 وفائیں ہیں جہاں رسوا
 ہنرز نجیر ہیں سارے
 مرے مولا!
 مٹا دے ظلم کے نقشے
 مرے مولا، مرے مولا!

☆☆☆

یہ کون ہے۔۔۔۔؟

یہ کس کا چہرہ میں دیکھتا ہوں
یہ کس کے بارے میں سوچتا ہوں
یہ کون ہے جو کہ چاہتا ہے
میں ٹوٹ جاؤں یوں اُس کے آگے
مری وفا کے سنائے قصے مزے مزے سے
وہ میرے بارے میں ایسا چاہے
کہ جیسے بارش کی پہلی بوندیں
جو نیچے اتریں، تو موسموں کا مزاج بدلے
وہ چاہتا ہے میں ٹوٹ جاؤں یوں اُس کے آگے
وہ کرچی کرچی مجھے اٹھائے
مری انا کے لہو کی بارش میں بھیگ جائے

☆☆☆

تو کیا ہجرت ضروری ہوگئی ہے

جہاں رہنا اجیرن ہو

جہاں پرسانس رکتا ہو

جہاں انصاف بلکتا ہو

جہاں پر امن عنقا ہو

تحفظ کا جہاں احساس مٹ جائے

جہاں رسوا شرافت اور دیانت ہو

جہاں نجی

محبت کی زباں ہی کاٹ دی جائے

جہاں ظالم کے ہاتھوں کو نہ کوئی روک پائے اور

ترستے ہوں جہاں پر لوگ روٹی کو

جہاں پر ایک طبقے میں ہی بٹ جائیں مراعاتیں

تعجب ہے کہ پھر بھی پوچھتے ہو یہ

تو کیا ہجرت ضروری ہوگئی ہے

☆☆☆

111257

ہم لوگ

عجب خوش فہم سے بندے
 عمل بیزار ہاتھوں میں
 ہنر باندھا نہیں کوئی
 فقط دعوے کئے جائیں
 خیال و خواب کی دنیا میں جیتے ہیں
 ہوا حرص و ہوس کی جب ہمیں جھولا جھلاتی ہے
 تو ہم سرشار ہوتے ہیں
 عجب خوش فہم سے بندے
 سرسائل جو بیٹھے ہیں
 مگر پھر بھی لبوں پر تشنگی کا کرب ملتا ہے
 مقدر کا یہاں رونا سبھی روئیں
 سبھی شکوہ کریں یہ ہی
 دعاؤں میں اثر کوئی نہیں اپنے
 دھرے ہیں ہاتھ ہاتھوں پر
 ڈگر پر اپنی چلتے جا رہے ہیں سب

مگر خود کو بدلنے پر نہیں کوئی بھی آمادہ

کبھی اس اس میں بیٹھے

کوئی آئے

بدل دے ان کی تقدیریں جو آ کے آن واحد میں

عجب خوش فہم سے بندے

جو زندہ ہیں مگر پہچان سے عاری

نکلنے ہی نہیں ہیں جو جہالت کے اندھیروں سے

جہالت وار کرتی ہے

مگر یہ اونگھتے رہتے ہیں اپنے حال میں غلطاں

کبھی جب ہوش آتا ہے

تو اک نعرہ مستانہ لگا کر جھوم جاتے ہیں

عجب خوش فہم سے بندے

☆☆☆

امن عالم کے سفیروں سے

یہ ظلم و بربریت

بھلا کب تک یہاں جاری رہے گی

مہذب بھی جو کہلائیں

مگر ان کے عزائم تو کبھی دیکھیں

نہتے کتنے لوگوں پر

کہ جو کمزور ہیں ان سے مظالم روز ڈھاتے ہیں

کبھی کشمیر میں، کبھی اہل کسوو پر

کبھی بوسینیا میں

یہ اپنے وار کرتے ہیں

نوازش تم کرو تھوڑی

ذرا آ کر انہیں دیکھو
 کہاں ہیں وہ لئے پھرتے ہیں جو
 یہاں پر امن کے جھنڈے
 انہیں شاید
 یہ ظلم و بربریت نظر آتا نہیں ہے
 کبھی پوچھو ان امنِ عالم کے سفیروں سے
 یہ ظلم و بربریت
 بھلا کب تک
 یہاں جاری رہے گی

☆☆☆

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے



بسل کا رقص کب تک تم دیکھتے رہو گے
چپ چاپ یوں سلگتے کب تک ستم سہو گے

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے



ہوتی رہے گی کب تک برق و شرر کی بارش
تم کو جلا نہ ڈالے یہ سیم و زر کی بارش

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے



گرتے رہو گے کب تک رستے میں لڑکھڑا کے
آگے قدم بڑھاؤ خود راستا بنا کے

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے

☆

برباد کر نہ دینا جذبوں کی چاندنی کو
ضائع کر نہ ایسے آنکھوں کی روشنی کو

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے

☆

آلام کا ہی جنگل پھیلا ہے آگے پیچھے
کھا جائے گا تمہیں یہ اب بھی اگر نہ سمجھے

تم دیکھ کیا رہے ہو؟

مل کر نظامِ شب کو رخصت کرو یہاں سے

☆

اب وقت بھی ہے نجی ممکن بھی ہے سنبھلنا
گھر لٹ گیا اگر یہ تم بیٹھے ہاتھ ملنا

☆☆☆

شامِ بے کسی

اے شامِ بے کسی
 مجھ پر عتاب کب تک
 اترے گا یہ بتا دے
 مجھ پر عذاب کب تک
 چھایا رہے گا مجھ پر
 غم کا سحاب کب تک
 روندیں گے لوگ ظالم
 کھلتے گلاب کب تک
 سادہ رہے گی یوں ہی
 دل کی کتاب کب تک
 یہ رات کی سیاہی
 دے گی نقاب کب تک

دیکھیں گی میری آنکھیں
 بکھرے سے خواب کب تک
 رکھنا ہے دور مجھ سے
 میرا ثواب کب تک
 کب تک یونہی چلیں گے
 دیکھیں سراب کب تک؟
 قائم رہے گا ایسے
 تیرا شباب کب تک
 اے شام بے کسی
 اے شام بے کسی



عقل اور جنوں

جنوں کا مشورہ ہے یہ
تو زخ ہوا کا موڑ دے
بُرا سماج چھوڑ دے
یہ سب رواج توڑ دے



اور عقل کا ہے مشورہ
ہے زندگی سماج میں
ہے سرخوشی رواج میں
ہے بہتری سراج میں



جنوں کا مشورہ ہے یہ
تو سر کو اب اٹھا ذرا
تو نعرہ اک لگا ذرا
تو شعلہ اک دکھا ذرا



اور عقل کا ہے مشورہ
تو سر جھکا کے چل یہاں
تو مسکرا کے چل یہاں
تو دل لگا کے چل یہاں



جنوں کا مشورہ ہے یہ
یہاں کی چھوڑ دوستی
ہے اک سزا یہ زندگی
نہ مل سکے گی روشنی



اور عقل کا ہے مشورہ
ہے دوستی ہی روشنی
کھلے گی دل کی یہ کلی
چنگ پڑے گی چاندنی



جنگ جاری رہی۔۔۔۔۔

شاخ زیتون سے امن کی فاختہ اڑ گئی
زندگی ماتمی چادریں اوڑھ کر
بین کرتی رہی

لوگ سہمے رہے

جنگ جاری رہی

دل کی سوچیں عداوت من سے ہو گئیں
جسم تو پاس تھا، میری آنکھیں مگر کھو گئیں

خون بہتا رہا، ذرن روتی رہیں

خون روتے ہوئے خشک یہ ہو گئیں

صحرا جلتے رہے، شعلے اٹھتے رہے

جنگ جاری رہی

ہار تو ہار ہے، جیت بھی ہار ہے

کون سوچے گا یہ، کون سمجھے گا یہ

کس کو اتنا بھلا ہوش ہے

ظلم بڑھتا رہا، لوگ کٹتے رہے

جنگ جاری رہی

آنکھوں! لے چلے لاشیاں تھام کر

امن کی کاٹ دیں سب رگیں

امن کے نام پر

ایک طوفاں اٹھا، ایک آندھی چلی

جنگ جاری رہی

جنگ جاری رہی



سوچ کا زاویہ

مجھے حیرت نہیں
 ترے بے سمت چلنے پر
 مگر افسوس ہے اتنا
 کہ تو نے ہاتھ پھیلا یا
 سخی جانا، بھلا کس کو
 نوالے دوسروں کے جو چباتا ہے
 جو اترن پہنتا ہے دوسروں کی
 مگر اتر کے چلتا ہے
 ضمیر اس کا تو مردہ ہے

مگر تو نے چنے ہیں کیوں

اندھیرے وہ

نہیں تیرے مقدر

نکل کر ان اندھیروں سے

اجالوں میں سفر کرنا، ابھی سے سیکھ لے جانم!

کہیں ایسا نہ ہو تجھ کو

اندھیرے یہ نکل جائیں

مجھے افسوس تو ہوگا۔۔۔ مگر

☆☆☆

فریبی

خوشیاں لے کر آتے ہو
 دکھ کے بادل دور ہٹا کر
 سکھ کا چاند دکھاتے ہو
 وعدوں سے بہلاتے ہو



جن کے سہارے ہم جیتے ہیں
 زہر پیالے ہم پیتے ہیں
 کچھ لمحوں تک یوں لگتا ہے
 سایے سب محرومی کے
 ہم سے دور ہٹے ہیں
 دکھ کے پیڑ کٹے ہیں



لیکن اپنے قدم جما کر
ہم کو اُجلے خواب دکھا کر
یک دم پیچھے ہٹ جاتے ہو
اپنے خواب سجاتے ہو



اُس کے بعد یہی ہوتا ہے
وعدوں کے وہ جھوٹے سکتے
جب اپنا رنگ دکھاتے ہیں
ہم بے بس لاچار مسافر
وعدوں کی بے سمت ڈگر پر
چلتے چلتے مٹ جاتے ہیں



ہم زندہ ہیں

ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

حالات کا ماتم کرنے کو

ظلمات کا نوحہ پڑھنے کو

ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

ہر گام پہ دھوکا کھانے کو

خود اپنے پر پچھتانے کو

ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

گھر پھونک تماشا بننے کو

پیر فخر بھی اُس پر کرنے کو

ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

صدماٲ کے پٲر سہنے کو
اور ظالم ظالم کہنے کو
ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

ہر بات یہاں اُلجھانے کو
اور جھوٹے ڈھونگ رچانے کو
ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

اک اپنا آپ سجانے کو
اور اپنا نام چلانے کو
ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

ہر جرم یہاں پر کرنے کو
اور غیروں کے سر دھرنے کو
ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

دولت کے پجاری بننے کو
اور حرص سے جھولی بھرنے کو
ہم زندہ ہیں ، ہم زندہ ہیں

☆☆☆

بدلے سماج جھوٹا

آئے یہاں سویرا اور دور ہو سیاہی
بدلے سماج جھوٹا لاتا ہے جو تباہی

ذوقِ پیام بدلے ، محفل میں جام بدلے
بدلیں یہ مستیاں بھی ، لطفِ خرام بدلے
بے موت مرنہ جائیں ، نظروں کی شام بدلے
ٹوٹیں قفس کے بندھن ، ہو دور کم نگاہی

آئے یہاں سویرا اور دور ہو سیاہی
بدلے سماج جھوٹا لاتا ہے جو تباہی

ساری گھٹن ہٹے اب دل سے غبار نکلیں
جن کے نشانے تچے ایسے سوار نکلیں
رکھیں شعور جو بھی طلعت شعار نکلیں
بھٹکیں نہ راستوں میں اب منزلوں کے راہی

آئے یہاں سویرا اور دور ہو سیاہی
بدلے سماج جھوٹا لاتا ہے جو تباہی

سوچوں کے دھارے بدلیں روشن دماغ سارے
اب جل اٹھیں یہاں پر بجھتے چراغ سارے
زخمِ بہار دھوئیں اہل فراغ سارے
پہنے یہاں نہ کوئی مغرور تاج شاہی

آئے یہاں سویرا اور دور ہو سیاہی
بدلے سماج جھوٹا لاتا ہے جو تباہی



التجا

اک حرف التجا
 جو سن سکو ذرا
 کہتا ہوں بر ملا
 تم غور سے سنو
 مجھ پر کرم کرو



حالات کی سزا
 ظلمات کی سزا
 ہر بات کی سزا
 مجھ کو نہ ایسے دو
 مجھ پر کرم کرو



لطفِ خرام کی
 محفلِ یہ جام کی
 اپنے نہ کام کی
 سنبھلو ذرا بچو
 مجھ پر کرم کرو



رنجشِ بہار کی
 تلخیِ یہ پیار کی
 ٹرشیِ یہ پیار کی
 تم بھی کبھی سہو
 مجھ پر کرم کرو



پیامبر

آئے ہیں دوستو ہم دن کے سفیر بن کر
 سینے میں رات کے اب اُتریں گے تیر بن کر



اونچے محل لرز کے پیروں میں اب گریں گے
 جو رو جفا رکیں گے اپنے بھی دن پھریں گے



ہو جائے گا متور صحنِ چمن ہمارا
 اُترے گا آنکھوں میں سورج کا استعارا



آکر خدائی ہم پر کوئی نہ کر سکے گا
 اب نام پر خدا کے جور و جفا مٹے گا



اپنے حقوق کا ہے ہم نے شعور پایا
سب کو اماں ملی ہے ہر فرق کو مٹایا



آباد اب رہے گا گلشن محبتوں کا
پھولے پھلے گا ہر سواک شہر الفتوں کا



ہر آدمی کے حق کا اب احترام ہو گا
مظلوم کا نہ ہر گز جینا حرام ہو گا



اعمال جس کے اچھے ، عالی مقام ہو گا
عزت مآب ہو گا ، اس کو سلام ہو گا



کھل جائیں گے درتپے ، تازہ ہوا ملے گی
سب دور ہم کریں گے نبھی گھٹن ہے جتنی



بھوک

ایک حقیقت بن کر سب کو ڈستی ہے یہ بھوک
کتنے ڈاکو ، کتنے غنڈے ، جنتی ہے یہ بھوک

بک جاتے ہیں لوگ یہاں پر کتنے اس کے ہاتھ
خود داری کو آ کر بے بس کرتی ہے یہ بھوک

بلک رہے ہوں چاہے بچے اس کو رحم نہ آئے
کتنی ظالم ، کتنی جابر ہوتی ہے یہ بھوک

ہو جاتے ہیں لوگ وہاں پر جینے سے بیزار
جس آنگن میں ڈیرے ڈالے رکھتی ہے یہ بھوک



قائد اعظم کے حضور

کیا حال ہے چمن کا قائد یہ پوچھتا ہے
اُس کو بتاؤں کیسے کیا اصل ماجرا ہے

اُس کے چمن میں ڈیرے ڈالے ہیں یوں خزاں نے
لوٹا ہے اس کو آ کے ہر ایک پاسباں نے

چاروں طرف ہیں چھائے درد و الم کے بادل
آنکھوں سے ہو گیا ہے اوجھل نشانِ منزل

سب کو ہی ڈس رہا ہے یاں سانپ نفرتوں کا
مٹا نہیں کسی کو اب اجر محنتوں کا

اہلِ ہوس نے ہر سو دامِ ہوس بچھائے
خوشیوں کا کیسے سورج دھرتی پہ مسکرائے

مقتل بنا ہوا ہے تیرا یہ باغِ قائد
جتنے ہیں پھول کھلتے دیتے ہیں داغِ قائد

☆☆☆

وقت ہے وہ عذاب لمحوں کا

سانپ دولت کے پھن اٹھائیں جب
سائے ظلمت کے پھیل جائیں جب

رزق چھن جائے جب غریبوں کا
لوگ ماتم کریں نصیبوں کا

جب تحفظ ملے نہ جانوں کو
بند رکھنا پڑے زبانوں کو

سانس سینے میں سب کے اٹکی ہو
مصلحت کی صلیب لٹکی ہو

سب جہالت کے گیت گاتے ہوں
زہر پی کر بھی مسکراتے ہوں

سب مناظر ہوں خود نمائی کے
دیپ بُجھ جائیں جب بھلائی کے

لوگ جب امن کے بنیں دشمن
اپنے ہاتھوں اُجاڑ دیں گلشن

کھیت میں بھوک جب اُگے نجھی
بانجھ ہو جائے کوکھ دھرتی کی

وقت ہے وہ عذاب لحوں کا
وقت ہے وہ عذاب لحوں کا

☆☆☆

فوجی نظام

اُس وقت سے ہی میں نے اک پل سکوں نہ پایا
جب سے مرے وطن میں فوجی نظام آیا

چوسا ہے جونک بن کے میرے لہو کو اس نے
روکا ہے ہر طرح سے میری نگو کو اس نے

قاتل ہے راہزن ہے یہ میری آگہی کا
روکے کھڑا ہے رستہ دیکھو یہ آگہی کا

آزادیوں کو میری کب سے یہ ڈس رہا ہے
کرتا ہے ظلم آ کر ، لگتا مجھے بُرا ہے

طاقت سے اپنی اس نے روندنا ہے میرا ایقان
اس دور میں ہوئے ہیں میرے تو خواب ویراں

میرا قلم لکھے گا اس کی مخالفت میں
میری زباں کھلے گی اس کی مخالفت میں

ال ضرب کاری اس کو میں ہوں لگانے آیا
جمہور کا میں مژدہ تم کو سنانے آیا



وقت کی آواز

آواز ہے یہ وقت کی آؤ ہمیں جواب دو
جو ظلم ہیں کیے گئے اُن کا ہمیں حساب دو

سینوں کے داغ دیکھ لو
بچتے چراغ دیکھ لو
دیدہ اٹکلبار ہے
حسرت بھی سو گوار ہے

جن سے چمن تھا مہکتا ہم کو وہی گلاب دو
آواز ہے یہ وقت کی آؤ ہمیں جواب دو

مجھ کو دیے ہیں زخم سب
خود کو مگر سجا لیا
میری خوشی کو بیچ کر
کیسا یہ کام ہے لیا

میں نے کیے تھے جو کشید مجھ کو مرے وہ خواب دو
آواز ہے یہ وقت کی آؤ ہمیں جواب دو

جتنے بھی رنگ ہیں اڑے
اُن کی طے گی اب سزا
تیرے فریب کھل گئے
میں کے دکھا نہ پارسا

مجرم نہ چھپ سکیں گے اب چاہے کوئی نقاب دو
آواز ہے یہ وقت کی آؤ ہمیں جواب دو

☆☆☆

حاجی کیپوں میں آگ

دودھیالباس میں
 جوان، بوڑھے، پبیاں
 حمد تیری گاتے ہیں
 لاشریک اے خدا!
 عاجزی سے یہ سبھی
 ہاتھ سب اٹھاتے ہیں
 حمد تیری کرتے ہیں
 حمد تیری گاتے ہیں
 دور کے مسافر یہ
 پاس تیرے آئے ہیں
 تیرے آگے روئے ہیں
 تھک کے اب یہ سوئے ہیں



ان کے کیچوں میں مولا!
 آگ کے الاؤ ہیں
 اور فضا دھواں دھواں
 ان پہ آگ کیسی ہے
 حکم یہ نرالا ہے
 تیری تو ہی جانے ہے
 فیصلہ جو تیرا ہے
 وہ ہی سب سے بالا ہے
 کام تیرا جو بھی ہے
 وہ تو ارفع اعلیٰ ہے
 زندگی تو دیتا ہے
 زندگی تو لیتا ہے
 یہ تری امانت ہے
 کیسے اس کو لیتا ہے
 یہ بھی تیری حکمت ہے



امانت

زندگی امانت ہے
 جس کو لمحہ میں
 بے ثمر کیے جاؤں
 بے یقین راہواں پر
 میں سفر کیے جاؤں
 ہتھیں اٹھائے کچھ
 میں یہاں جنے جاؤں
 مجھ کو اس امانت کا
 پاسباں بنایا ہے



زندگی امانت ہے
 اور اس امانت کا
 بوجھ یوں اٹھایا ہے
 جیسے اک مہاجن نے
 اپنے اک ملازم کو
 برف دے کے ہاتھوں میں
 دھوپ میں بٹھایا ہے



کورٹ، کچہری، تھانے

آؤ راکھ کا ڈھیر بنائیں کورٹ ، کچہری ، تھانے ،
ذلت اور رسوائی کے ہیں یہ سب بندی خانے

بکنا ہے انصاف یہاں پر جرم تحفظ پائے
ان رستوں پر چلنے سے ہر عزت ور کترائے
ان کا ڈسا تو ان کو دیکھ کے دور سے ہی گھبرائے

دھونس جمانے ، مال کمانے کے ہیں سبھی ٹھکانے
آؤ راکھ کا ڈھیر بنائیں کورٹ کچہری تھانے



دو شعر

سرد جذبے ہیں انہیں کچھ تو حرارت دے دو
خون گرمائیں ذرا اتنی اجازت دے دو

بات پھولوں کی سنو، حسن چمن ہے ان سے
ان سے چھینو نہ صبا ان کو لطافت دے دو



ہیروئن فروش

بھرتے ہیں زہر جو بھی
 اس قوم کی رگوں میں
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا
 کتنے ہی پھول اب تک
 مرجھا چکے ہیں کھل کے
 ان کا شکار ہو کے
 دلدل میں گر چکے ہیں
 اپنا وقار کھو کے
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا
 خونی ہیں یہ لٹیرے

سب پھول تم چمن کے
 ان سے بچا کے رکھو
 رو کو پینا ان کا
 ان کو دبا کے رکھو
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا
 مردہ ضمیر ان کے
 لوگوں کا خون چوسیں
 اپنی دکان سجا لیں
 محرومیوں کے سائے
 دنیا میں یہ بڑھائیں
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا
 خاطر حصول زر کنی
 ہر آن کر رہے ہیں
 برباد اس چمن کو
 دیتے ہیں زہر مل کر
 پھولوں کی انجمن کو
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا

ان کو مٹاؤ مل کر
 ان کے خلاف جاری
 سارے ہی جنگ کر دو
 ان کے چہار جانب
 گھیرا بھی تنگ کر دو
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا
 جو ہیں شکار ان کے
 سارے ہی جذبے ان کے
 بے کیف کر دیے ہیں
 مایوسیوں میں رہ کر
 ہر آن وہ جنے ہیں
 لو انتقام ان سے، ان کو کچل کے رہنا

☆☆☆

اور درخت کٹ گیا

وہ گھنیری چھاؤں مجھ کو یاد ہے
 مہرباں تھی، دلکش تھی، خوشنما تھی کس قدر
 وہ محبت تھی مری
 وہ نظر کا نور تھی

دو پہر سے سہ پہر تک
 اُس کے نیچے کھیلتا تھا میں
 پھر نجانے کیا ہوا
 لوگ دشمن ہو گئے
 وہ درخت کٹ گیا

وہ گھنیری چھاؤں مجھ سے چھین لی
 بے رواجب سے ہوئی ہے وہ زمیں
 آبلے اُگنے لگے
 اب محبت کی حنا بھی اُس جگہ کھلتی نہیں
 پیار کی ویسی فضا
 اب مجھے ملتی نہیں

☆☆☆

ایک شخص

دوسروں سے جدا
 بانٹتا جورہا
 سب میں الفت سدا
 پھر بھی اس سے خفا
 دیدہ و ر سب رہے
 کس لیے وہ بھلا
 ان کی دی آنکھ سے دیکھتا
 ان کے بخشے ہوئے ذہن سے سوچتا
 دشمنوں، دوستوں، سب میں وہ عود بن کے جلا
 ایک دریا مگر، کتنے طوفان وہ ساتھ لے کے چلا
 ایک مہتاب وہ
 زندگی کی ادا
 وہ صبا

ظلم کس نے کیے

خوں بہا

وہ کرے گا ادا

اے خدا، اے خدا

کس لیے یہ سزا

کس لیے، کس لیے

لب پہ حرفِ دعا

میں سجائے کھڑا

اے خدا، اے خدا!

☆☆☆

سوچئے

اگر ہیں بانٹنی خوشیاں
 اگر ہے صحت مند رہنا
 اگر تعلیم دینا ہے ہمیں سب کو
 تو بچے کم ہی اچھے ہیں
 جہاں چھوٹا گھرانہ ہے
 وہاں خوشیوں کے میلے ہیں
 اٹھاؤ بوجھ تم اتنا
 سکت جتنا اٹھانے کی
 اگر کم ہیں وسائل تو
 ضرورت ہی نہیں کوئی
 ہمیں کنبہ بڑھانے کی



وقت

یہی دیکھا، سنا، ہم نے
 کسی کے کہنے سننے پر
 نہیں رکتا کبھی بھی یہ
 کہیں اس کو سبھی، ظالم
 مگر یہ کیا

مجھے محسوس ہوتا ہے
 مری آنکھوں کو لگتا ہے
 کہ جیسے وقت بھی ختم سا گیا ہو
 نجانے کون سا لمحہ

جد جب ہو گئے تھے ہم
 وہی لمحہ مری آنکھوں میں ٹھہرا ہے
 میں اُس کی راہ تکتا ہوں
 وہ شاید لوٹ آئے گا
 مجھے محسوس ہوتا ہے
 مری آنکھوں کو لگتا ہے

☆☆☆

آرٹ گیلری

میں نے دیکھیں

کچھ تصویریں

بول رہی تھیں

چیخ رہی تھیں

ناچ رہی تھیں

میں نے دیکھیں

کچھ تصویریں

ہاتھ سوالی

آنکھیں خالی

لیکن سنے دیکھ رہی تھیں

میں نے دیکھیں

کچھ تصویریں

ظالم، جابر، قاہر، سنگدل لوگوں کی

وقت نے جن کو روند دیا تھا

میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 طاقت ور سرداروں کی
 دولت مند خراکاروں کی
 میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 فاقہ مستوں، کمزوروں ناداروں کی
 میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 مٹکاروں عیاروں کی
 میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 حسن و عشق میں سرگرداں پیاروں کی
 میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 لکھنے پڑھنے والوں کی
 میں نے دیکھیں
 کچھ تصویریں
 تصویروں سے باتیں کرنے والوں کی

غور کیا جب
میں نے دیکھا
ان تصویروں کے اندر ہی
میں بھی بول رہا تھا
میں بھی چیخ رہا تھا
میں بھی ناچ رہا تھا

☆☆☆

پچھتاوا

یہ اربوں انسان بھلا
 کیا کہتے ہیں
 ان کی مانگ پہ غور کرو
 یہ کہتے ہیں
 امن سے ہم کور ہنے دو
 یہ کہتے ہیں
 امن سے ہم کو جینے دو
 ان کی بات سنو
 امن سے رہنا، امن سے جینا
 ان کا حق ہے
 ان سے ان کا حق مت چھینو
 ان کے حق کو نہ پہچانا
 ان کی بات کو گرنہ مانا
 پھر ایسا طوفان اٹھے گا
 جس میں تم بہہ جاؤ گے
 آخر تم پچھتاؤ گے



وہ عشق کہاں سے لاؤ گے

تم جھوٹے ہو
 ہر بات تمہاری جھوٹی ہے
 تم جھوٹے وعدے کرتے ہو
 جمہور کی ساری حرمت کو
 تم لوگوں نے پامال کیا
 تم قاتل ہو
 ہاں امن کے بھی تم قاتل ہو
 اور لوگوں کے بھی قاتل ہو
 تم اپنی قوم کے قاتل ہو
 جو تم نے قوم کو بخشا ہے
 وہ داغ ہے اک رسوائی کا
 جو تم نے قدم اٹھایا ہے
 تم اُس کے نتائج بھولے ہو

میں وقت ہوں
 میری بات سنو!
 تم حملہ آور ہو کر بھی
 یہ بازی جیت نہ پاؤ گے
 تم جن پر حملہ آور ہو
 وہ قوم تو مرنے نکلی ہے
 وہ لوگ جوڑنے نکلے ہیں
 وہ لوگ تو موت کے عاشق ہیں
 تم ان سے کیا لڑ پاؤ گے
 وہ عشق کہاں سے لاؤ گے
 وہ عشق کہاں سے لاؤ گے

☆☆☆

مرادوش کیا ہے؟

یہ بچہ، عراقی
 تمہارے بموں سے جو زخمی ہوا ہے
 تمہیں کہہ رہا ہے
 مجھے یہ بتاؤ؟
 مرادوش کیا ہے
 مجھے زخم دے کر، مراخوں بہا کر
 جو خوش ہو رہے ہو
 مرادوش کیا ہے
 مرے گھر کے آنگن میں کھلتے گلابوں کو زہر اب کر کے
 تمہیں کیا ملا ہے
 کتابوں کو میری جلایا ہے تم نے
 مرا گھر بموں سے گرایا ہے تم نے
 مرادوش کیا ہے

مرے بہن بھائی، مرے ابو، امی کو بے گھر کیا ہے

بھلا کیوں کیا ہے؟

وہ لڑتے جھگڑتے کسی سے نہیں ہیں

مگر تم نے ان کو بہت دکھ دیا ہے

یہی بات تم سے جو میں کہہ رہا ہوں

وہ کہتے نہیں ہیں، مگر سوچتے ہیں

میں کہتا ہوں تم سے

مجھے تم بتاؤ؟

مرادوش کیا ہے

مرادوش کیا ہے

☆☆☆

کتنے چراغ بجھ گئے

فضا میں زہر بھردیا
 ستم یہ کیسا کر دیا
 ابھی یہاں بہا رتھی
 سبھی تھے لوگ شادماں
 ابھی تھی روشنی یہاں
 یہ کیا اندھیر کر دیا
 فضا میں زہر بھردیا



بچھی ہوئی ہیں حیرتیں
 ٹپک رہی ہیں وحشتیں
 جو روشنی تھے کر رہے
 چراغ وہ بجھا دیے
 یہ ہنستے بستے لوگ تھے
 خزاں نصیب کر دیا
 فضا میں زہر بھردیا

لبوں پہ آبلے سجے
 مگر نہ قافلے رُکے
 اگرچہ دشمنوں نے تو
 قلم سروں کو کر دیا
 فضا میں زہر بھر دیا

☆☆☆

ہانگیو

ظلم کا ہاتھ اب کچل ڈالو
بے حسی کے حصار کو توڑو
اپنے لاشے اٹھاؤ گے کب تک



جبر کی رسم گو پرانی ہے
صبر کے حوصلے بھی آہن ہیں
بارہا تم نے آزمایا ہے



بستیاں یہ جو ہیں جہالت کی
ان سے ہو کر ہی سب نکلتے ہیں
بے یقینی کے راستے نجھی



امن لانے کے تم جو خواہاں ہو
 پہلے ظالم کے ہاتھ کو روکو
 امن کی بات پھر بھلی ہوگی



چاہے بکھرے تھے پیار کے پیکر
 چاہے بدلے تھے وقت کے تیور
 اہل حق کا سفر رہا جاری



ظلم سہہ کر جو چپ رہیں نجمی
 کون اُن کی نجات کو آئے
 ظلم سہنا تو اک حماقت ہے



پرچم کشائی

ابھی پرچم کشائی کا نہیں ہے مرحلہ آیا
 ابھی میری رگوں میں ہے لہو باقی
 ابھی تم کو کٹھن کتنے مراحل سے گذرنا ہے
 ابھی کتنی ہی راتیں یہ جنوں کا قصہ دیکھیں گی
 ابھی میری محبت کی ذرا سی مے ہی چھلکی ہے
 ابھی قربِ حرارت سے یہ شعلے اور بھڑکیں گے
 ابھی تو معرکہ ہونا ہمارے بیچ باقی ہے
 ابھی تک تو نئے موسم بھی جو بن تک نہیں آئے
 ابھی تو آشنائی یہ ذرا سا وقت چاہے گی
 ابھی یہ پیاس کا صحرا یہاں کچھ اور پھیلے گا

ابھی لوگوں کی نفرت بھی تمہارے گھر نہیں پہنچی
 ابھی بارود کا دھواں تمہیں ایزا نہیں دیتا
 ابھی یہ تیل کی ندیاں دکھائیں گی اثر اپنا
 ابھی لاشیں اٹھانی ہیں
 ابھی چنچیں بھی سنی ہیں
 ابھی آنکھیں بھی بجھنی ہیں
 لٹیرو قاتلوں لو
 ابھی تو معرکہ ہونا ہمارے بیچ باقی ہے
 ابھی پرچم کشائی کا نہیں ہے مرحلہ آیا

☆☆☆

ابھی تو

ابھی تو سوچنا ہے کہ
 کدھر کردار کا رخ ہو رہا ہے
 ابھی تو دیکھنا ہے
 کس طرح سے ہو رہی ہے تربیت اس نسلِ نو کی
 ابھی تو پوچھنا ہے یہ
 کہ بزمِ عیش کس خاطر تھی ہے، کیوں تھی ہے
 ابھی تو جانچنا ہے یہ
 بھلا اخلاص کی دولت کسی کے پاس ہے بھی!
 ابھی تو ڈھونڈنا
 باقی ہے اُن اہل نظر کو جو یہاں پر مٹھپ چکے ہیں
 ابھی تو روکنا ہے
 ظالموں کے ہاتھ کو جو بڑھ چکا ہے

ابھی تو ٹوکنا ہے
 بدکلاموں، بدمزاجوں، بدخیالوں کو بھی ہم نے
 ابھی تو جاگنا ہے
 عاقلوں نے بے خبر جو سو رہے ہیں
 ابھی تو پھوکننا ہے
 اُن سبھی محرومیوں، مایوسیوں کو جو دلوں میں پھل چکی ہیں
 ابھی تو جھانکنا ہے
 ہم کو اپنے اپنے دل میں
 ابھی تک اس عمل سے ہم نہیں گذرے
 عمل سے ہم جو گذریں گے تو پھر مل کر کہیں گے
 یہی منزل ہماری ہے
 یہی ہے راستہ سچا
 اسی پر ہم کو چلنا ہے

☆☆☆

پنڈولم

میں کون --- پنڈولم
 تم کون --- پنڈولم
 ہم کون --- پنڈولم
 وقت کے ساتھ ملایا ہم کو اور پھر اُس نے چھوڑ دیا
 ایک قدم ہے آگے میرا، بس ایک قدم
 ایک قدم کا میں ہوں مسافر
 ایک قدم ہے چلنا مجھ کو --- کتنی بار
 میں نہ جانوں --- میں پنڈولم
 چلنا جاؤں --- میں پنڈولم
 میرے ایک قدم کے اُٹھتے --- منظر بدلیں

جیسے جیسے آگے جاؤں، روپ نیا میں پاؤں
 یونہی آگے بڑھتے بڑھتے، جیون بیتے
 ایک سے دو، دو سے تین، تین سے چار
 بڑھتے جائیں جیسے ہند سے
 گھٹتی جائے سانس
 یہ ہے میری جیون کتھا
 یہ ہے میری اصل کہانی
 میں پنڈولم
 تم پنڈولم
 ہم سارے پنڈولم

☆☆☆

ماہیے

ہے کون یہاں زندہ
 کوئی تو نظر آئے
 اعمال پہ شرمندہ



دن رات رہا جلتا
 احساس کی وادی میں
 سورج ہی نہیں ڈھلتا



ہر چال غلط چلنا
 اُس کا تو وطیرہ ہے
 ترتیب نئی رکھنا



اک بات یقینی ہے
 انسان کو کچلے گا
 یہ دور مشینی ہے



حیران مری آنکھیں
 منظر سے چپک جائیں
 ہر آن مری آنکھیں



پہچان کو مت پہچو
 محروم رہو چاہے
 ایمان کو مت پہچو



اشعار

دور یہ کیسا آیا ، انساں بکتا ہے
دھن والوں کا سہہ چلتا دیکھا ہے

بوزر کی آواز میں جب میں بولوں تو
سب کہتے ہیں پاگل ہم کو لگتا ہے

اُن لوگوں کو دکھ تو سہنا ہو گا اب
جن لوگوں نے سچ کا کہنا مانا ہے

دولت تو جاگیر عوامی ہوتی ہے
کچھ لوگوں کا دولت پر کیوں قبضہ ہے

گہناؤ گے جب انصاف کے سورج کو
غربت نے تو خود ہی بڑھتے جانا ہے



اے خدا

بصیرت سے محروم لوگوں کے ہاتھوں

بتا تیری دنیا کی کب تک

جناہی یوں ہوتی رہے گی

یہ ظالم و رندے

یہ باغی ہیں تیرے

بغاوت کی ان کو بجز اذے خدا یا

تو ان کے ارادوں کو ناکام کر دے

انہیں اپنی طاقت سے برباد کر دے

بچا اپنے بندوں کو ظلم و ستم سے

تو معصوم جانوں کو محفوظ کر دے

یہ میری دعا ہے

یہ سب کی دعا ہے

☆☆☆

پنجابی نظماں

چلنا ایں جے تساں بش دی کماٹ وچ
 لہٹماں مزیلاں نوں لے لوؤ --- وچ

ایویں ساری قوم نوں بھکھیاں جے ماریا
 جھوٹھیاں ای طاقتاں دا جھل جے کھلاریا

تھاڈے اُتے غیراں دیاں دہشتاں سوار نہیں
 یودی تے نصاریٰ دسو کیویں تھاڈے یار نہیں

ایہو ای تے دنیا ج وڈے خون خوار نہیں
 ج پچھو دہشتاں دے ایہو ذمے دار نہیں

ایہناں ای تے دہشتاں دے ٹھیکے دتے ہوئے نہیں
 ایہناں ای تے ماڑیاں دے ساہ گھتے ہوئے نہیں

چلنا ایں جے تساں بش دی کماٹ وچ
 لہٹماں مزیلاں نوں لے لوؤ --- وچ

پچھے امریکہ دے لیں لیں کری جاؤ
فر وی بہادری دے چھاتی اُتے بیج لاؤ

تساں رُخ موڑنے کیہ کفر طوفان دے
چنگے پھرے دار اوہ پاکستان دے

تساں ایہدی شان نوں اے مٹی وچ رولیا
جنگ دا محاذ تسیں اندریں اے کھولیا

کافراں دی شہ اُتے عین میں کری جاؤ
اپنے ای لہو نال دھرتی ایہ بھری جاؤ

کافراں دے ہتھماں وچ ہتھ دے کے خوش ہے
انج لکے پیر تے امیر تھاڈا بٹس ہے

چلنا ایں ہے تساں بٹس دی کمانڈ وچ
ایٹماں مزیلاں نوں لے لوؤ۔۔۔ وچ

☆☆☆

وردی نال الیکشن لڑنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال الیکشن لڑنا
ایہ دے میرا پگ ارادہ
کر لو میرا جو کچھ کرنا

جتنی اوڑک میں ایہ بازی
بھاویں غصہ کھاوے قاضی
ہر اک پڑ وچ ویکھو گئے
میرا پٹھا شیر نیازی
شوکت اتے شجاعت ورگے
میرے نال میں سارے راضی
سبھ نے میرا ساتھ اے دینا
میرا ناں ای جیہ تے دھرنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال الیکشن لڑنا

میرے نال میں لوٹے کھوٹے
نگڑے ساڈتے سارے جھوٹے
پین شراباں ، ویکھن ٹوٹے
نلے وڈے جھوٹے موٹے
ریساں لاندے، راساں کھچدے
وڈے لوک تے وڈے گھوٹے
سارا مافیا نال اے میرے
جہاں میرا پانی بھرنا

میں نہیں جھلنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال ایکشن لڑنا

میرے نال قنون نہیں چلنا
سبھ نے اپنا رستہ ملنا
کرنا سبھ دا تیل میں پانی
میرا اتھے موتر بلنا
ایویں کھیڈ وگاڑو نہ پئے
میں تے انج نہیں ایٹھوں ٹلنا
جھر لو میرے کول میں سارے
میں فر دستو کیویں ہرنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال ایکشن لڑنا

کر کے سارے مک مکاؤ
عیشاں لٹو ، موج اڑاؤ
آؤ بیٹھک دے وچ بیٹھو
سڑکاں تے نہ مجمع لاؤ
وردی وردی وردی وردی
وردی دا نہ رولا پاؤ
وردی میری کھل جے بھلیو
ایہدے ول نہ ہتھ ودھاؤ
ایہدی عزت آور سمجھو
ایدھر گیری اکھ نہ کرنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال ایکشن لڑنا

جہڑے چاہندے نقدی سونا
اوہناں میرے نال کھلونا
وگدی پئی اے ویکھو گنگا
ایہناں سمھناں ہتھ اے دھونا

میری طاقت جانن والیاں
میرے نال ای ڈبنا ترنا
میرے نال ای جینا مرنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال ایکشن لڑنا

جد تک فوج اے میرے چھپے
میرا پٹکا سمجھو کلا
میری جوگ نے چلدیاں رہنا
میرا بھنچیا رہنا ٹلا
امریکی گجراتی گنڈے
زانی آتے شرابی سنڈے
جتی چور شیطانی رنڈے
ایم کیو ایم دے سبھ مشنڈے
پکے ، سچے میرے ووٹر
میرے لٹی سبھ دیندے دھرنا

میں نہیں جھکنا ، میں نہیں ڈرنا
وردی نال ایکشن لڑنا

☆☆☆

خود گمش بمبار

امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو
 جسماں دے نال بم بن کے
 کیوں ایہ لوکی مردے نیں
 کہڑا دکھ اے
 جہدے پاروں
 موت نوں گل ایہ لاندے نیں
 سوچو تے سہی
 کیوں ایہ جان گنواندے نیں
 امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو
 ایہناں دے سکھ کنہاں لٹے
 کنہاں گھر بار ساڑے نیں
 ایہ کہڑے روگ دے مارے نیں
 امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو
 کہڑے ظلم دی چکی وچوں
 نکل کے باہر ایہ آئے نیں
 کہڑے پودے پتر نیں
 ایہ کہڑی ماں دے جائے نیں

جسماں دے نال بم بن کے
 کیوں ایہ لوکی مردے نیں
 خود کشیاں کیوں کر دے نیں
 امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو
 کیہ ایہ لوکی سارے کدرے
 تہاڈے ظلم دے ستے تے نہیں
 اوہ معصوم نہتے تے نہیں
 جہاں اُتے بم ورسا کے
 اپنے امن دا ڈھول و جا کے
 اپنا خونی مکھ لکا کے

ہسدے بے او

امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو
 آون والی کل دے بارے
 سوچتے سہی

مظلوماں دی اٹھدی ہوئی جھل دے بارے
 کدرے ایہو طاقت بن کے
 تہانوں روہڑ کے لے نہ جاوے
 امن دے ٹھیکیدار سوچو
 دل دیاں اکھاں کھول کے دیکھو

☆☆☆

فوجیاں نے ہور دیکھو چن کی چڑھانا اے
 لٹ لٹ دیس نوں خورے کتا کھانا اے

ایہناں دے تماشیاں نے تنگ کیتی جان اے
 ایہناں ہتھوں ماڑیاں دی جند پریشان اے

چور چوکیدار دوویں راج پئے نہیں کردے
 ایہناں دیاں عیساں ، لوکی بھکھ ہتھوں مردے

بے بے ایہناں دے کارنامے اُچے نہیں
 پچھ لوؤ ایہناں نوں تے ایہو لوگ سُچے نہیں

قوم دا مورال ایہناں مٹی وچ رولیا اے
 زندگی چہ لوکاں دی چنگا زہر گھولیا اے

لوکاں نوں مہنگائی دی چنگی مار دتی اے
 ماڑیاں غریباں دی ہک ساڑ دتی اے

کہن نون خزانہ ایہناں نوٹاں نال بھریا اے
اوس خزانے نال کہوا سب مریا اے

ساڈے ساہ وچ کے تے قرضے پئے لیندے نیں
کسراں ایہ ویکھو ساڈی سنگی نہو دیندے نیں

جہے زر دار نیں اوہ جھکدے نہ ڈر دے
کوٹھیاں تے کاراں وچ عیشاں پئے اوہ کر دے

کہڑے پا وکدی اے ایہ نہیں اٹکا جان دے
رل مل سارے ایہ تے عیشاں پئے نیں مان دے

ماڑیاں، غریباں نون ہور پئے لتاڑ دے
روز بخار نواں ایہناں نون ایہ چاہڑ دے

ریٹ ودھان لئی شیواں نون لکاندے نیں
کر کے ذخیرہ اے مال ودھاندے نیں

بلاں تائیں لٹیا تے ٹیکساں تھیں ماریا اے
ہر چٹ کپڑے دا علیہ وگاڑیا اے

لٹ مار کرنے دی وا وا ریت پئی اے
اکھان چوں حیا ساری اڈ پڈ گئی اے

دلاں چوں پیار والے سارے سوئے سک گئے
دید لحاظ والے دور سھے مک گئے

ہر اُچی کرسی تے فوجی پیا رسدا اے
جئے وچوں دیس دے خون پیا رسدا اے

دھرتی توں اٹھدی مئی ایہو ای پکار اے
دیکھو اتھے سراں دی فصل تیار اے

جہاں میرے دیس نوں لایاں نہیں بیماریاں
اوہناں تائیں کٹ دینا کر لو بیماریاں



واپڈا

واپڈا نے ہر پاسے دیکھو نہیر پایا اے
لوکاں دے دماغاں نوں ایہنے چنگا تیا اے

سمجھ نہ آوے لبہنوں کیہ وگی مار اے
ایہدے راہیں ٹکساں دی ہوندی بھر مار اے
حاکماں نے لبہنوں واوا مچنگے پاسے لایا اے
واپڈا نے ہر پاسے دیکھو نہیر پایا اے

ایہنے سرکار دے تھن بڑے چنگے نیں
ایسے لئی تے ایہدے راہیں اوہنے لوکی ٹنگے نیں
ایہنے سارے لوکاں نوں بٹ چا بنایا اے
واپڈا نے ہر پاسے دیکھو نہیر پایا اے

ایہ تے حکومتاں دا جیویں وڈا ٹاؤٹ اے
ایہدے نال کھہن والا زیرو اُتے آؤٹ اے
ماڑا جہیا میں وی ایہدی رگ نوں دبایا اے
واپڈا نے ہر پاسے دیکھو نہیر پایا اے

ہن ایہنے نواں ویکھو چنگا گل پا لیا
 ٹی ۔ وی لیسنس دا وی ذمہ ایہنے چا لیا
 ایہنے تے غریباں تھیں متکا جیویں لایا اے
 واپڈا نے ہر پاسے ویکھو نہیر پایا اے

ایہنے پوری قوم نوں ٹڈھال چنگا کیتا اے
 ایہنے پوری قوم دا چنگا لہو پیتا اے
 لوکاں دیاں ناڑاں وچ چنگا ٹیکا لایا اے
 واپڈا نے ہر پاسے ویکھو نہیر پایا اے

کنہاں چہ ایہنے ساڈے جٹیاں نوں نوچنا اے
 ساڈی خیر خواہی لئی کدوں ایہنے سوچنا اے
 پانی وانگوں پیسہ اساں ایہدے اُتے لایا اے
 واپڈا نے ہر پاسے ویکھو نہیر پایا اے
 لوکاں دے دماغاں نوں ایہنے چنگا تیا اے



راج کرویا را کھی کر لتو

جنہوں راج کرن دا چا اے

اوہ تے را کھی کر نہیں سکدا

اپنی دھاک بٹھاوے جہڑا

اپنا زور دکھاوے جہڑا

خدمت دا دم بھر نہیں سکدا



راج کرویا را کھی کر لتو

کٹھے دو کم ہو نہیں سکدا

جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے

اکھ وچ سفنے بو نہیں سکدا

راج کرویا را کھی کر لتو



جنہوں راج کرن دا چا اے
 اوہ تے را کھی کر نہیں سکدا
 اپنا راج بچان دی خاطر
 اوہ لوکاں نوں مارے گا
 لوکاں لئی اوہ مر نہیں سکدا



راج کرو یا را کھی کر لئو
 کٹھے دو کم ہو نہیں سکدا
 جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 اکھوچ سفنے بو نہیں سکدا
 راج کرو یا را کھی کر لئو



جنہوں راج کرن دا چا اے
 اوس کیہ را کھی کرنی اے
 اوس کیہ اوکڑ جرنی اے
 جہڑا جان بچاوے اپنی
 اوس نے کسراں لوکاں دے لئی
 جان تلی تے دھرنی اے

راج کرویا راکھی کرلو
 کٹھے دو کم ہو نہیں سکہے
 جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 اکھوچ سفنے بو نہیں سکہے
 راج کرویا راکھی کرلو



جنہوں راج کرن دا چالے
 راکھی والا چولا لا ہونے
 راج نگر دے پڑوچ آوے
 آ کے اپنا مثل پواوے
 قوم جے اوہنوں چا ہوے گی
 واوا فر ہو جاوے گی



راج کرویا راکھی کرلو
 کٹھے دو کم ہو نہیں سکہے
 جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 اکھوچ سفنے بو نہیں سکہے
 راج کرویا راکھی کرلو

جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 جہڑے دیس دے سچے راکھے
 راج نگرول اوہ نہیں آندے
 اوہ ٹھو کروچ راج نون رکھدے
 اوہ نیس دیس دے ڈھول سپاہی
 اوہ نیس سچی راہ دے راہی
 اپنا عہد نبھا جانڈے نیس
 لو بھتوں مکھ پرتا جانڈے نیس
 جان دی بازی لا جانڈے نیس



راج کرویا راکھی کرلنو
 کٹھے دو کم ہو نہیں سکدے
 جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 اکھوچ سفنے بو نہیں سکدے
 راج کرویا راکھی کرلنو



جہڑے لوک نیں راکھی کر دے
 اوہ تے چدے پیار و ظیفے
 اوہ نے دیس دے ڈھول سپاہی
 اوہ ٹھو کروچ راج نوں رکھدے
 راج نگرول اوہ نہیں تکدے
 اپنا حلف سلامت رکھدے
 دھون تے گوڈا اوہ نہیں رکھدے



راج کرویا راکھی کر لئو
 کٹھے دو کم ہو نہیں سکدے
 جہڑے جاگ کے پہرہ دیندے
 اکھوچ سفنے بو نہیں سکدے
 راج کرویا راکھی کر لئو



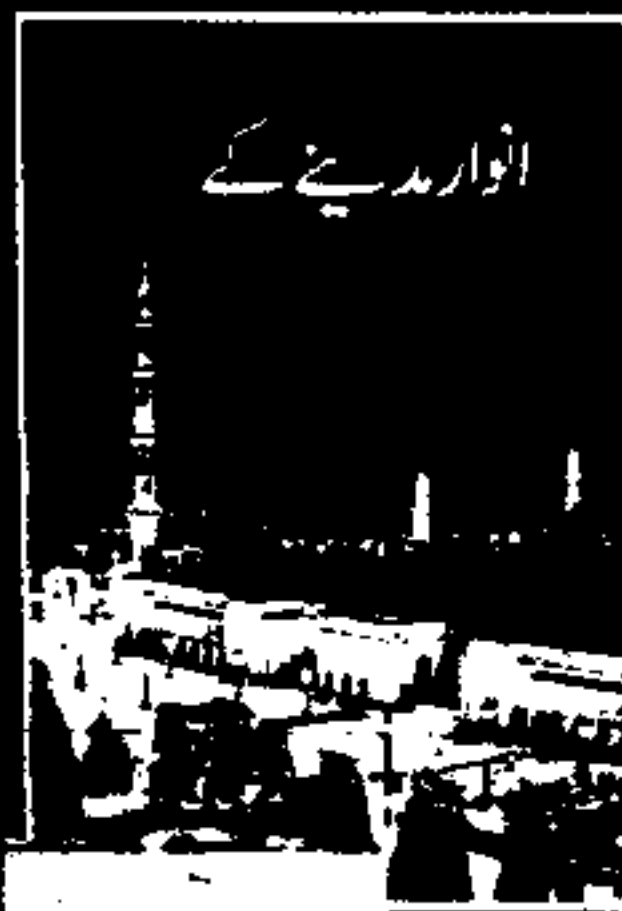
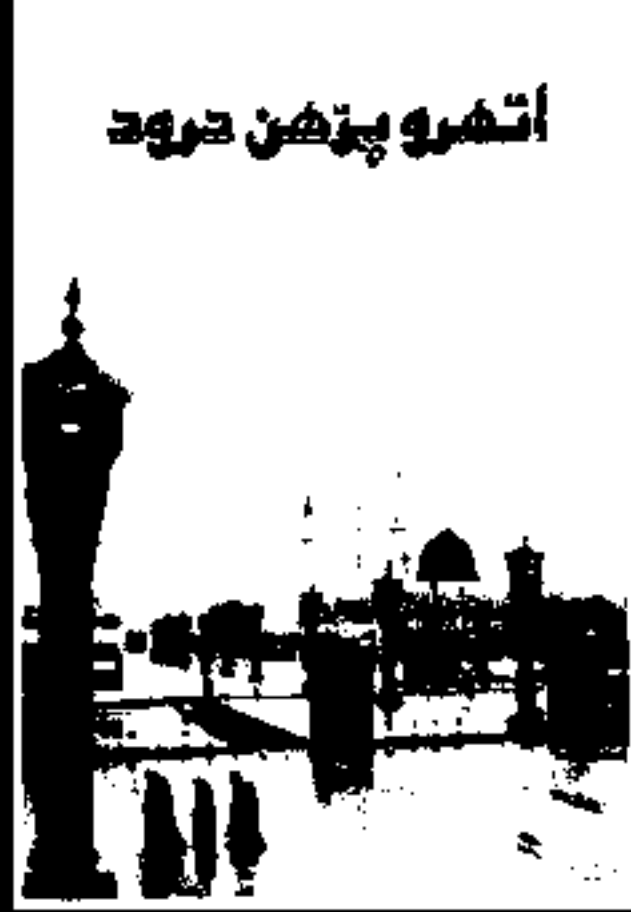
ٹھیکری پہرہ

جاگدے رہنا
 ویکھنا کدھرے سوں نہ جانا
 دشمن چورائے، پنگا چورائے
 کنیاں سنہاں لا بیٹھااے
 اپنا آپ ازما بیٹھااے
 ہو رنہ موقع لہہنوں دینا
 ایہ نے رستہ بھال رہیااے
 ایہ تے سڈا جال پیااے
 جاگدے رہنا
 ویکھنا کدھرے سوں نہ جانا
 دشمن چورائے، پنگا چورائے
 زور اورتے ایہ مونہ زورائے
 بے شک ایہدے ہتھ اچ ڈورائے
 پرا یہ چورائے

چور دے بارے سارے جان
 چور دے سجنو پیر نہیں ہوندے
 چور نے اوڑک نس ای جان
 ایپرو یکھوندے ندے
 کدرے ایہ ونکار نہ جاوے
 جھٹکا کوٹھا ساڑ نہ جاوے
 جاگدے رہنا
 ویکھنا کدھرے سوں نہ جان
 دشمن چورائے، پکا چورائے

☆☆☆

محمد اقبال نجمی کی 2009ء میں شائع ہونے والی کتب



116

88- بی سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

فون: 055-3251603

فروغ ادب اکادمی